ناشر کا مراسلہ
قارئین کے نام

اب یہ کوئی امرِ تعجب خیز نہیں کہ ایک ہندوستانی عورت، اسپورٹس اسکالرشپ پر سات سمندر پار ایک امریکی یونیورسٹی میں داخلہ لیتی ہے۔ اور ریاضی نیز سائنس میں یدِ طولیٰ رکھنے والا ایک طالب علم اپنے ملک کے اداروں کو خیرآباد کہتا ہوا امریکہ کے ایک ایسے کالج کا انتخاب کرتا ہے جہاں وہ شاعری اور پیانو کلاسوں سے کسب فیض کرسکتا ہے۔ میدان طب میں طبع آزمائی کرنے والی ایک نوجوان عورت، یونیورسٹی میں اپنے پہلے چارسال دنیا کی اہم کتابوں کے مطالعے میں گزاردیتی ہے۔ چند بہترین اور درخشاں امریکی گریجویٹ، انجینئرنگ، بزنس، طب اور قانون کے میدانوں میں اپنے کیریئر سے صرفِ نظر کرتے ہیں تاکہ وہ ملک کے بدترین اسکولوں میں دوسال تک معلّمی کے فرائض ادا کرسکیں۔ کیا یہ تمام چیزیں ہم کو حیرت واستعجاب میں نہیں ڈالتیں؟ جی ہاں! لیکن یہ کاشانۂ تعلیم کی جانب جانے والی مختلف اور متنوع شاہراہوں کا ایک جہانِ تازہ ہے۔ اور ہم گوناگوں افکار وخیالات اور مواقع کا جشن، محورِ تعلیم پر رقص کناں اسپین کے زیرِ نظر شمارے میں، نوجوان ہندوستانی اور امریکی قلمکاروں کے شہ پاروں کے ساتھ منا رہے ہیں۔

امریکی اور ہندوستانی، دونوں ہی فروغ تعلیم کے لئے والہانہ جذبے سے سرشار ہیں، کیونکہ ہمیں احساس ہے کہ علم وآگہی ہی تابناک مستقبل کے تمام دروازوں کو ہمارے، ہماری نئی نسلوں اور ہمارے ملک کے لئے کھول دے گی۔ ہم قلب کی گہرائیوں سے یہ تمنا رکھتے ہیں کہ ہمارا ایک ایک نونہال زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوجائے لیکن حالات کی ستم ظریفی کو کیا کہئے کہ دونوں ملکوں میں یہ خواب ابھی تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکا۔ یہی سبب ہے کہ ہم نے زیرِ نظر شمارے کو ''ٹیچ فار امریکہ'' اور اس کے ہم پلہ نوزائیدہ ''ٹیچ فار انڈیا'' پروگراموں پر تحریر کئے گئے مضامین کے لئے مختص کردیا ہے۔ یہ پروگرام اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنے بیش قیمت علم سے ان بچوں کو فیضیاب کریں جنھیں نسبتاً کم مواقع نصیب ہوئے۔ یہ تعلیم یافتہ افراد اپنے وطن عزیز کی خدمت کرسکیں، زندگی کے اہم فیصلے کرنے سے پہلے مطلوبہ پختگی حاصل کرسکیں، اپنے تجربات کے باہر کی صورتحال کے بارے میں کچھ مختلف چیزیں سیکھیں، اور دوسروں کو مثبت طور پر متاثر کرسکیں، اس پروگرام کے چند اہم اور دلکش پہلو ہیں۔ وینڈی کوپ نے پرنسٹن یونیورسٹی میں اپنے سینئر مقالے کے طور پر ''ٹیچ فار امریکہ'' پروگرام کے خدوخال سنوارے تھے۔ بعد میں، انھیں کارپوریٹ اور مخیّر اسپانسرز مل گئے اور ساتھ ہی ساتھ انھیں ایک سرکاری تنظیم ''امریکورپس'' سے بھی امداد مل گئی۔ وہ ''ٹیچ فار انڈیا'' کے ایگزیکیوٹیو بورڈ کی رکن کی حیثیت سے ان جدید افکار وتصورات سے اسے بھی فیضیاب کررہی ہیں۔

''امریکہ کے عجیب وغریب میوزیم'' میں صاحب مضمون لارین مون سین نے اپنے مزاحیہ پیرایۂ بیاں میں امریکہ کے ایک لطیف پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

امریکی جلد ہی ایک اہم فیصلہ لینے والے ہیں کہ آئندہ چارسال تک کے لئے ملک کی عنان کسے سونپیں۔ ڈومنیک ڈیپاسکوئیل، دونوں صدارتی امیدوار، جان میک کین اور بارک اوباما کا تعارف کرارہے ہیں۔ علاوہ ازیں مشل آسٹین نے نائب صدور کی تاریخ پر روشنی ڈالی ہے۔ کیٹلن فیزٹی نومبر میں ہونے والے صدارتی انتخابات میں ہندوستانی امریکیوں کے رول پر سیر حاصل معلومات فراہم کررہی ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اسپین کے جملہ مضامین سے لطف اٹھائیں گے۔ آپ کو کون سا مضمون سب سے اچھا لگا، اس سے ہمیں باخبر کرنا نہ بھولیں۔ آپ اپنی بیش قیمت رائے اس صفحہ سے متصل کارڈ کے ذریعہ ارسال کرسکتے ہیں۔ اور ہاں! آپ کی وقیع رائے آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ بھی پیش کراسکتی ہے۔

(لیری شوارٹز)